السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض لوگوں نے اہل حدیث کے بارے میں درج ذیل عبارات لکھ کر اپنے دیوبندی تقلیدی "مقتیوں" سے مسئلہ پوچھا ہے کہ کیا اہل حدیث کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟

1۔ وہ (یعنی اہل حدیث) امام (یعنی ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو) نہیں مانتے اور ہم مانتے ہیں۔

2۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نیند سے (آدمی) اٹھ جائے اور پیشاب نہ آیا ہو تو نیند اور ہوا (خارج ہونے) سے وضو نہیں ٹوٹتا، نیند پر نقض وضوء نہیں ہوتا خواہ مضطجعاً ہو یا غیر مضطجعاً خروج ریح پر وضوء نہیں ٹوٹتا۔

3۔ ان کے مذہب میں آٹھ رکعات تراویح ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حد سے تجاوز کیا ہے۔ آٹھ رکعات تراویح کو صحیح مانتے ہیں اور باقی بارہ رکعات کے منکر ہیں۔ کیا یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ احادیث کو جاننے والے ہیں؟

4۔ وہ منی کو صاف (پاک) قرار دیتے ہیں۔

5۔ وہ فاتحہ خلف الامام بھی پڑھتے ہیں۔

6۔ جرابوں پر مسح کو بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسح علی الجوربین مطلقاً جائز ہے بدون احناف کے ہر گونہ شرائط سے۔

7۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ کتب فقہ ویسے ہی اس کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔

8۔ وہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو کوئی عالم نہیں تھے اور کہتے ہیں کہ کیا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جبریل علیہ السلام نازل ہوتے تھے؟ اور کہتے ہیں۔ ہم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بالکل نہیں مانتے اور آئمہ ثلاثہ کو بھی نہیں مانتے۔

9۔ لوگ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو گمراہ سمجھتے ہیں اور تقلید کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہیں۔

10۔ ان کے نزدیک امامت النساء جائز ہے حتیٰ کہ اقتداء الرجال خلف النساء بھی درست ہے۔

11۔ وہ کہتے ہیں کہ وضع الیدین تحت السرۃ کا ثبوت کسی (صحیح) حدیث سے نہیں ہے۔

12۔ وہ کہتے ہیں کہ بدون رفع الیدین نماز درست نہیں ہے۔ اگر کسی نے پڑھی ہو تو اعادہ لازمی ہے۔

13۔ ان کے نزدیک صلوۃ مکتوبہ سے قبل و بعد کوئی سنت ثابت نہیں۔

14۔ وہ کتب حدیث میں صرف بخاری شریف (صحیح بخاری) کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام بخاری غیر مقلد تھے۔ باقی کتب حدیث کو وہ نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ان کے مصنفین مقلد تھے اور صحیح بخاری کے علاوہ جملہ کتب احادیث مفتریات و تصنعات ہیں۔

15۔ جمع بین الصلوٰتین حقیقتاً کے بھی قائل ہیں۔

16۔ ان لوگوں نے تبلیغی جماعت والے زکریا دیوبندی صاحب کے بارے میں حد سے تجاوز کیا ہے۔

17۔ ان کے نزدیک جمعہ کے دن قبل از فرائض کوئی سنت نماز نہیں ہے۔

اس طرح کی عبارات پر بغیر کسی تحقیق حوالے اور تصدیق کے دیوبندی مقتیوں نے فتویٰ دے دیا کہ "مذکورہ بالا عقائد کے حامل کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

آپ ہمیں تحقیق سے اور قوی دلائل کے ساتھ جواب دیں کہ کیا مذکورہ تمام عبارات کا اہل حدیث کی طرف انتساب صحیح ہے؟ اور کیا ان دیوبندی تقلیدی مقتیوں کا فتویٰ صحیح ہے؟ بینوا توجروا جزاکم اللہ خیراً۔

(سائل محمد جلال محمدی بن عبدالحنان گاؤں جانس ڈاکخانہ و تحصیل شرینگل ضلع دیر بالا صبہ سرحد) (24/نومبر2008ء بمطابق 26/ذوالعقدہ1429ھ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، اَما بعد!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا "اور جب بات کرو تو انصاف کرو" (سورۃ الانعام: 152

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِن جَآءَکُم فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا

(اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کسی خبر کے ساتھ آئے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو" (الحجرات: 6"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ انتِزَاعًا یَنْتَزِعُہُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِن یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی إِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُہَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا"

بے شک اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے کھینچ کر نہیں اٹھائے گا بلکہ وہ علماء کو فوت کر کے علم اٹھائے گا حتیٰ کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنے پیشوا بنالیں گے پھر ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے تو وہ بغیر علم فتوے دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(صحیح بخاری ج 1 ص 20 ح 100، واللفظ لہ صحیح مسلم ج 2 ص 340 ح 2673) ترقیم دارالسلام: 6796)

ان دلائل سے معلوم ہوا کہ مفتی کو درج ذیل باتوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔

1۔ سائل کے سوال کی تحقیق کر کے جواب دے بالخصوص اس وقت تحقیق انتہائی ضروری ہے جب سائل کسی شخص یا گروہ پر الزامات لگا کر جواب یا فتویٰ طلب کرے۔

2۔ بغیر علم کے فتویٰ نہیں دینا چاہیے۔

3۔ ہمیشہ عدل وانصاف کی ترازو قائم کر کے غیر جانبداری کے ساتھ حق وانصاف والا جواب دینا چاہیے۔

یہاں پر یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ لوگوں کو چاہیے کہ قرآن وحدیث پر عمل کرنے والے صحیح العقیدہ متقیوں سے مسئلے پوچھیں اور بے علم جاہلوں سے دور رہیں۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کا مفصل اور جامع جواب پیش خدمت ہے۔

1۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نعمان بن ثابت بن زوطی الکوفی الکابلی رحمۃ اللہ علیہ کو ماننے اور نہ ماننے کا مطلب کیا ہے؟ اگر ماننے سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک عالم تھے جو دوسری صدی ہجری میں فوت ہوئے تو عرض ہے کہ تمام اہل حدیث اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وجود کا ثبوت تو تواتر سے ثابت ہے۔

مثلاً دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (8/81 ت 2253) کتاب الکنیٰ للامام مسلم (مخطوط مصور ص 31/107) اور عام کتب الرجال:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ما رأیت أحدا أکذب من جابر الجعفی ولا أفضل من عطاء بن أبی رباح"

(میں نے جابر الجعفی سے زیادہ جھوٹا کوئی نہیں دیکھا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ افضل کوئی نہیں دیکھا۔ (علل الترمذی مع شرح ابن رجب ج 1 ص 69"

اگر ماننے سے مراد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرنا ہے تو عرض ہے کہ دیوبندی اور بریلوی بلکہ حنفی حضرات اپنے قول وعمل کے ساتھ آئمہ ثلاثہ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کی تقلید نہیں کرتے لہٰذا اگر تقلید نہ کرنا جرم ہے تو پھر یہ لوگ بھی اسی جرم کے مرتکب ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کا دعویٰ کرنے والے تقلیدی حضرات بہت سے مسائل میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی بھی تقلید نہیں کرتے مثلاً:

مسئلہ 1:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر میت مرد ہو تو نماز جنازہ پڑھانے والا امام اس کے سر کے قریب کھڑا ہو گا اور اگر میت عورت ہو تو اس کے درمیان (سامنے) کھڑا ہو گا۔ (دیکھئے الہدایہ ج 1 ص 181 کتاب الصلوۃ باب الجنائز)

امام صاحب کے پاس سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث بھی ہے مگر مروجہ تقلیدی فقہ اس فتویٰ کے خلاف ہے۔

مسئلہ 2۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زمیندار کو اس شرط پر اپنی زمین دینا کہ وہ ایک تہائی یا ایک چوتھائی حصہ لے یا دے تو باطل ہے۔ (دیکھئے الہدایہ 2/424 کتاب المزارعہ)

جبکہ مروجہ تقلیدی عمل و فتوی اس کے خلاف ہے۔

مسئلہ 3۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منقود الخبر کی بیوی ایک سو بیس (120) سال انتظار کرے۔ (دیکھئے الہدایہ 1/623 کتاب المفقود)

جبکہ قدیم و جدید تقلید کے دعویداروں کا فتوی اس کے خلاف ہے۔

مسئلہ 4۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک انڈا بیچنا جائز نہیں ہے۔ (دیکھئے الہدایہ 2/54 کتاب البیوع باب البیع الفاسد)

جبکہ تقلیدی فتوی اس قول کے خلاف ہے۔

مسئلہ 5۔

پرانے حنفیوں (جن میں امام صاحب خود بخود شامل ہیں) کے نزدیک اذان حج، امامت تعلیم قرآن اور تعلیم فقہ پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔ (دیکھئے الہدایہ 2/303 کتاب الاجارۃ وغیرہ)

جبکہ ہمارے زمانے میں تمام آل تقلید اس فتوی کے خلاف ہیں۔

دیوبندیوں کے مفتی کفایت اللہ دہلوی سے کسی نے پوچھا:

اہل حدیث جن کو ہم لوگ غیر مقلد بھی کہتے ہیں مسلمان ہیں یا نہیں؟ اور وہ اہل سنت والجماعۃ میں داخل ہیں یا نہیں۔ اور ان سے نکاح شادی کا معاملہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ کفایت اللہ دہلوی صاحب نے جواب دیا: "

"ہاں اہل حدیث مسلمان ہیں اور اہل سنت والجماعت میں داخل ہیں۔ ان سے شادی بیاہ کا معاملہ کرنا درست ہے محض ترک تقلید سے اسلام میں فرق نہیں پڑتا اور نہ اہل سنت والجماعۃ سے تارک تقلید باہر ہوتا ہے۔ فقط"" (کفایت المفتی ج1 ص325 جواب نمبر 370)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کو اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع فرمایا تھا۔

دیکھئے کتاب الام للمزنی (ص1) اور آداب الشافعی لابن ابی حاتم (ص51 وسندہ حسن) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: اپنے دین میں ان میں سے کسی ایک کی بھی تقلید نہ کر۔ (مسائل ابی داؤد ص 277، میری کتاب دین میں تقلید کا مسئلہ ص38)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اماموں نے مجتہدین کو تقلید سے منع کیا تھا نہ کہ عوام کو۔

عرض ہے کہ یہ بات کئی وجہ سے مردود ہے۔

(۔ مجتہد تو اسے کہتے ہیں جو تقلید نہیں کرتا بلکہ اجتہاد کرتا ہے۔ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ "اہل سنت کا اتفاق ہے کہ اجتہادی مسائل میں مجتہد پر اجتہاد واجب ہے۔ (تجلیات صفدر ج4 ص1300

جس پر تقلید حرام اور اجتہاد واجب ہے اسے تقلید سے منع کرنا تحصیل حاصل اور بے سود ہے۔

2۔ اماموں سے یہ بات قطعاً ثابت نہیں کہ عوام تو تقلید کریں اور صرف مجتہدین اجتہاد کریں۔

3۔ حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

(بلکہ ان (اماموں) سے اللہ راضی ہو، یہ ثابت ہے کہ انھوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع فرمایا تھا۔ (مجموع فتاوی ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج20 ص10، ماہنامہ الحدیث حضرو 55 ص2

اس قول میں "الناس" یعنی لوگوں سے مراد عوام ہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ معلوم ہوا کہ سائل کا پہلا اعتراض اور اس پر تقلیدی مفتیوں کا جواب دونوں مردود ہیں۔

2۔ اہل حدیث کا یہ موقف ہے کہ دبر (یا قبل) سے ہوا خارج ہونے کے ساتھ وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ راقم الحروف نے کئی سال پہلے ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان کی ہوا نکلنے کے ساتھ اس کا وضوء فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔"

چاہے یہ ہوا آواز سے نکلے یا بے آواز نکلے۔ چاہے بدبو آئے یا نہ آئے چاہے معمولی پھسکی ہو یا بڑا پاد، چاہے دبر سے نکلے یا قُبل سے ان سب حالتوں میں یقیناً وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہی اہل حدیث کا مسلک ہے۔" (ماہنامہ الحدیث 2 ص 29 جولائی 2004ء)

معلوم ہوا کہ معترض سائل نے اہل حدیث پر جو الزام لگایا ہے وہ غلط ہے۔

اہل حدیث کے نزدیک نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(دیکھئے سنن الترمذی (3535 وقال: "حسن صحیح") اور میری کتاب "مختصر صحیح نماز نبوی" (طبع سوم ص 8 فقرہ 13

3: ۔ آٹھ رکعات تراویح کے سنت ہونے کا اعتراف حنفی اور دیوبندی "علماء نے بھی کر رکھا ہے مثلاً ابن ہمام نے کہا :

اس سب کا حاصل یہ ہے کہ قیام رمضان گیارہ رکعات مع وتر جماعت کے ساتھ سنت ہے۔

(فتح القدیر ج 1 ص 407 میری کتاب: تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ ص 108)

(ابن نجیم مصری نے ابن ہمام حنفی سے بطور اقرار نقل کیا کہ "پس اس طرح ہمارے مشائخ کے اصول پر ان میں سے آٹھ (رکعتیں) مسنون اور بارہ مستحب ہو جاتی ہیں۔" (البحر الرائق ج 2 ص 67

(طحطاوی نے کہا: کیونکہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بیس نہیں پڑھیں بلکہ آٹھ پڑھی ہیں۔ (حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار ج 1 ص 295

خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی نے اعلان کیا :

(اور سنت مؤکدہ ہونا تراویح کا آٹھ رکعت تو بالاتفاق ہے اگر خلاف ہے تو بارہ میں ہے۔" (براہین قطعہ ص 195"

(تفصیل کے لیے دیکھئے تعداد رکعات (ص 111، 107

یہ کہنا کہ "سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حد سے تجاوز کیا ہے۔" معترض سائل کا جھوٹ اور بہتان ہے جس کا حساب اسے اللہ تعالیٰ کے دربار میں دینا ہو گا۔" ان شاء اللہ۔

ہم اعلان کرتے ہیں کہ "ہم تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو عدول اور اپنا محبوب مانتے ہیں تمام صحابہ کو حزب اللہ اور اولیاء اللہ سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ جو ان سے بغض رکھتا ہے ہم اس سے بغض رکھتے ہیں۔"

(دیکھئے میری کتاب: جنت کا راستہ ص 4 مطبوعہ 1415ھ علمی مقالات ج 1 ص 27)

سیدنا عمر الفاروق خلیفہ راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جلیل القدر صحابی اور قطعاً جنتی ہیں لہذا ان سے محبت کرنا اور ان کا احترام کرنا ہمارا جزو ایمان ہے۔ اے اللہ! سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی محبت پر ہمیں زندہ رکھ اور اسی عقیدے پر ہمارا خاتمہ فرما۔ آمین۔

یہ کہنا کہ "آٹھ رکعات تراویح مانتے ہیں۔" کوئی عیب والی بات نہیں ہے کیونکہ آٹھ رکعات کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ثابت ہے۔ انور شاہ کشمیری دیوبندی (نے کہا: اور اسے تسلیم کیے بغیر کوئی چھٹکارا نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات تھی۔ الخ (العرف الشذی ج 1 ص 166 تعداد رکعات ص 110

(نیز دیکھئے صحیح بخاری (ج 1 ص 269 ح 2013 عمدۃ القاری ج 11 ص 128، تعداد رکعات ص 15

سیدنا امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ الخ۔

(مؤطا امام مالک ج 1 ص 114، آثار السنن ص 250 ح 775 وقال: واسنادہ صحیح)

(اس فاروقی حکم والی روایت کے بارے میں نیموی تقلیدی نے کہا: اور اس کی سند صحیح ہے۔ (آثار السنن دوسرا نسخہ ص 392

باقی بارہ یا اس سے زیادہ رکعات کے بارے میں عرض ہے کہ یہ رکعتیں نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باسند صحیح ثابت ہیں اور نہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قولاً فعلاً ثابت ہیں لہذا ہم انھیں سنت نہیں مانتے۔ رہے نوافل تو عرض ہے کہ نوافل پر کوئی پابندی نہیں۔ جس کی مرضی ہو بیس پڑھے اور جس کی مرضی ہو چالیس پڑھے لیکن یاد رہے کہ سنت گیارہ رکعات ہی ہیں۔ اور اسی پر اہل حدیث کا عمل ہے۔ والحمد للہ۔

"سائل کا یہ کہنا کہ "کیا یہ لوگ (سیدنا) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ احادیث کو جاننے والے ہیں؟

تو عرض ہے کہ ہرگز نہیں، حاشا وکلا ہمارا یہ دعویٰ ہرگز نہیں بلکہ ہم تو سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عزت و تکریم اور آپ سے محبت جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

4: ۔ منی کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ حنفیوں کے چچازاد بھائی شوافع اسے پاک سمجھتے ہیں جیسا کہ محمد تقی عثمانی دیوبندی نے کہا :

"منی کی نجاست وطہارت کے بارے میں اختلاف ہے، اس میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دور سے اختلاف چلا آرہا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین میں سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آئمہ میں سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک منی طاہر ہے۔ (درس ترمذی ج1ص346

طاہر پاک کو کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ ہمارے نزدیک منی ناپاک ہے جیسا کہ میں نے کئی سال پہلے ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا۔ یہ سوال وجواب درج ذیل ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ671

محدث فتویٰ